مرکز تعلیم و تحقیق
گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد
دارالافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ 12-10-2021

فتویٰ نمبر 13

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

محترم جناب مفتی صاحب:

طلاق کے حوالے سے کچھ وضاحت درکار ہے برائے مہربانی قرآن، وسنت کی روشنی میں میری رہنمائی فرمائیں۔

دین اور دنیا کے قانون کی لاعلمی کی وجہ سے غلط فیصلے اور میری سمجھ سے باہر ہیں کہ کیا غلط ہے یا کیا نہیں۔

1۔اب تک طلاق کے بارے میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ ایک وقت میں تین طلاقیں دینا ایک ہی طلاق شمار ہوتی ہے اس کے لئے مجھے طلاق کا کوئی اور معلومات نہیں تھی اور مجھے طلاق کی اقسام کا پتہ تھا اور نہ ہی طلاق کے بعد عدّت کا علم۔

2۔دوسری بات یہ کہ مجھے ملک کے اس قانون کا بھی علم نہ تھا جس کے تحت مرد اپنی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتا اور خلاف ورزی کرنے پر شوہر کو دو (2) سال تک کی قید ہو سکتی ہے۔

3۔لاعلمی کی وجوہات اور شوہر غصہ کی حالت میں ایک بار اپنی بیوی کو ایک مرتبہ طلاق (زبانی) دے چکا ہوں اور اس واقعہ کو تقریباً دو (2) سال ہو چکے ہیں اور اس وقت تین دن کے بعد میں نے رجوع کر لیا۔

4۔سال 2020ء میں جھگڑا ہوا اور میری بیوی گھر چھوڑ کو میکے چلی گئی بچوں سمیت، میں نے اپنے گھر والوں کے دباؤ اور بدلہ لینے کے لئے دوسری شادی کر لی میری دوسری شادی کے کچھ ہی دنوں بعد مجھے میری بیوی کی طرف سے کورٹ کا نوٹس وصول ہوا۔

5۔میں پریشانی کی حالت میں اپنے وکیل کی طرف گیا وکیل نے مجھے دوسری شادی کے قانون سے آگاہ کیا تو میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔وکیل نے مشورہ دیا کہ تم ڈرانے کے لئے طلاق دے دو، اور یقین دلایا کہ 90 دن کے دوران ہم کبھی بھی طلاق لے سکتے ہیں میں نے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے طلاق نامہ پر دستخط کئے اور طلاق نامہ پڑھنے کی زحمت نہ کی اور دستخط کے 45 دن بعد میں نے رجوع کر لیا تھا۔

6۔طلاق دینے کے ایک ماہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ تو طلاق ثلاثہ تھی اور طلاق ثلاثہ میں رجوع کی گنجائش نہیں ہوتی۔

7۔ چونکہ اس ملک میں اسلامی قانون رائج نہیں ہے اور اسی انگریز کے قانون کی وجہ سے مجھے طلاق کا قدم نہ چاہتے ہوئے اٹھانا پڑا، یقین کریں میرا طلاق دینے کی کوئی نیت نہیں تھی، کیا ان حالات میں ہم دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں؟؟

جواب: الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وبعد:

آپ کے سوال کا جواب حسب ترتیب درج ذیل ہے۔

1۔ آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے وکیل نے آپ سے طلاق نامہ کا ذکر کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ ڈرانے کے لیے طلاق نامہ لکھنا ہے، بقول اپ کے وکیل نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ اس میں تین طلاق لکھیں ہیں اور آپ کو بھی اس کا علم نہیں تھا لہذا اگر واقعی لاعلمی میں آپ نے دستخط کیے ہیں تو تین طلاق واقع نہیں ہوں گی البتہ ایک طلاق رجعی واقع ہو جائے گی کیونکہ آپ کو اتنا علم تھا کہ یہ طلاق نامہ ہی ہے فتاویٰ شامی میں ہے: كُلُّ كِتَابٍ لَمْ يَكْتُبْهُ بِخَطِّهِ وَلَمْ يُمْلِهِ بِنَفْسِهِ لَا يَقَعُ الطَّلَاقُ مَا لَمْ يُقِرَّ أَنَّهُ كِتَابُهُ "[1]

نجم الفتاویٰ میں ہے: بر تقدیر صحت واقعہ جب شوہر نے تحریر نہیں لکھی اور نہ ہی لکھنے کا حکم دیا تو طلاق واقع نہیں ہو گی کیونکہ طلاق بالکتابت میں اقرار ضروری ہے اور دستخط بھی اقرار کی ایک صورت ہے لیکن اس کیلئے یہ ضروری ہے کہ دستخط کرنے والے کو تحریر میں طلاق موجود ہونے کا علم ہو۔ تو یہاں پر اس کو یہ علم ہے کہ یہ طلاق نامہ ہے تو اس وجہ سے ایک طلاق واقع ہو گئی ہے۔[2]

دیگر علماء نے بھی اس طرح کے مسئلہ میں یہی فتوی دیا ہے:

اگر مذکورہ طلاق نامہ سائل نے نہیں بنایا اور نہ ہی پڑھا تھا، لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ یہ طلاق نامہ ہے، لیکن اس میں موجود طلاقوں کی تعداد پتہ نہیں تھی تو اس پر دستخط کرنے کی وجہ سے سائل کی بیوی پر ایک طلاق واقع ہو گئی ہے، عدت میں رجوع کرنے کی وجہ سے نکاح برقرار رہے گا، البتہ آئندہ کے لیے دو طلاقوں کا حق باقی رہے گا۔ [3]

یہ بات ذہن میں رہے کہ اگر آپ کو اس بات کا علم تھا کہ اس طلاق نامہ میں تین طلاقیں لکھی ہوئی ہیں تو اس صورت میں تین طلاق واقع ہو جائیں گی اور آپ کے لیے نہ رجوع جائز ہے اور نہ ہی بغیر شرعی حلالہ کے دوبارہ نکاح جائز گا۔ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ(البقرۃ، 230)

یہ سوال کہ کیا اب آپ اس عورت سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں ، تو اس کا جواب یہ ہے کہ بقول آپ کے چونکہ آپ نے طلاق نامہ پر دستظ کرنے کے بعد 45 دن بعد رجوع کیا تھا تو بظاہر یہی لگ رہا ہے کہ عورت کی عدت مکمل نہیں ہوئی تھی تو آپ کا رجوع صحیح ہو گا۔ رجوع کے لیے

1- رد المحتار على الدر المختار:ج:3،ص:247

2-نجم الفتاوی جلد 6 - مفتی سید نجم الحسن امروهی صاحب: ناشر : www.elmedeen.com جلد:6،ص:166مکتبہ جبریل

3- دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن ۔فتوی نمبر : 144110201479،

مرکز تعلیم وتحقیق
گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد
دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی نمبر ____________ تاریخ ____________

شرط یہ ہے کہ رجوع دوران عدت ہو خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔۔ اگر عدت گزرنے کے بعد رجوع کیا تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور طلاق ہو جائے گی۔

یاد رہے کہ آپ کی تحریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے آپ نے ایک طلاق 2020 میں زبانی دی تھی اور ایک طلاق نامہ پر دستخط کرنے کی وجہ سے واقع ہو گئی ہے تو گویا آپ اپنی بیوی کو دو طلاق رجعی دے چکے ہیں اب آپ کے پاس صرف ایک طلاق کا حق باقی رہ گیا ہے، اگر آپ نے دوبارہ طلاق دینے کی غلطی کی تو اس صورت میں آپ کو رجوع کا حق نہیں ہو گا۔

کتبہ: مفتی وصی الرحمن
رفیق دارالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد

دستخط: رئیس دارالافتاء
مولانا ڈاکٹر حبیب الرحمن